السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ اونی وسوتی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں ؟ یہ تو معلوم ہے کہ جرابوں پر مسح کرنے کی حدیث ضعیف ہے اورامام ترمذی نے جواس کو صحیح کہا ہے، محدثین نے اسے قبول نہیں اوراگر موزوں کے مسح پراس کوعلت مشترکہ کی بنا پرقیاس کیا جائے تواس سے فرض غسل جوقرآن سے ثابت ہے ساقط ہوجائے گا یا نہیں ؟ اورائمہ نے جوجراب کےلیے موٹا ہونے اورپانی کے نفوذنہ کرنے کی قیدلگائے ہے توکیااس سے زیادہ کسی اورعلت کا بھی اضافہ ہوسکتا ہے یا نہیں ؟ پاؤں کا دھونا فرض ہے اورموزے پر مسح رخصت ہے ،کیارخصت شرعیہ شارع کے بیان پر موقوف ہے یا نہیں ،جواب مفصل عنایت فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ جرابوں پر مسح جائزنہیں ہے ،کیونکہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور مجوزین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے ،اس میں خدشات ہیں ،استدلال تین چیزوں سے کیا گیا ہے ،حدیث مرفوع ، فعل صحابہ اورقیاس ۔

حدیث مرفوع تووہ ہے ،جس کوترمذی نے مغیر بن شعبہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوکیااورجراب اورجوتے پر مسح کیا، ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے ،اس پراعتراض یہ ہے ،کہ یہ حدیث ضعیف ہے ،اس سے استدلال صحیح نہیں ہے ، عبدالرحمن بن مہدی یہ حدیث روایت نہیں کیا کرتے تھے ،کیونکہ مغیرہ سے مشہورروایت موزے پر مسح کرنے کی ہے ،ابوموسیٰ اشعری نے بھی جراب پر مسح کرنے کی روایت نقل کی ہے لیکن اس کی سند متصل نہیں ،امام مسلم نے اس کوضعیف کہا ہے ، مغیرہ بن شعبہ سے جتنے لوگوں نے اس حدیث کوروایت کیا ہے ،انہوں نے موزے پر مسح بیان کیا ہے ، صرف ابوقیس اردی اورہذیل بن شرجیل نے جراب کالفظ بیان ہے لیکن یہ دوسرے راویوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے، عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان ثوری سے کہا اگرآپ مجھے ابوقیس عن ہذیل کی حدیث سنائیں تومیں اس کوآپ سے قبول نہیں کروں گا، سفیان نے کہا وہ حدیث واقعی ضعیف ہے ، علی بن مدینی نے کہا مغیرہ کی حدیث کومدینہ ، کوفہ اوربصرہ والوں نے روایت کیا ہے ، سب موزہ کا ذکر کرتے ہیں ، صرف ابوقیس جراب کاتذکرہ کرتے ہیں ، بیہقی نے کہا یہ حدیث منکر ہے ، اس کوسفیان ثوری اورعبدالرحمن بن مہدی ، احمد بن حنبل ،یحییٰ بن معین ، علی بن مدینی ،امام مسلم نے ضعیف کہا ہے ۔

اگریہ سوال کیا جائے کہ ابن دقیق العید نے اس کی تصحیح پراعتماد کیا ہے اورکہا ہے کہ ابوقیس کی روایت دوسروں کے مخالف نہیں ہے ،کیونکہ وہ توایک ارم زائد بیان کررہے ہیں ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگراس روایت کے یہ الفاظ ہوتے کہ آنحضرت ﷺ نے موزوں پراورجرابوں اورجوتی پر مسح کیا توایک امر زائد تھا، لیکن اس نے توموزے کے بجائے جراب اورجوتی کا ذکر کیا ہے ، تویہ امر زائد نہیں ہے بلکہ ثقات کی مخالفت ہے ، باقی رہاترمذی کا اس کوحسن صحیح کہنا، توامام نووی نے کہا کہ جن لوگوں نے اس حدیث کی تصنیف کی ہے ، ان میں سے ہرایک امام ترمذی سے مقدم ہے اورپھریہ اصول بھی ہے کہ جرح تعدیل پر مقدم ہوتی ہے ۔

اگریہ کہا جائے کہ لفظ جراب مختلف المفہوم ہے ، موزے کے اوپر جولفافہ پہنا جاتا ہے اس کوجرموق کہتے ہیں اورجرموق پر جوپہنا جاتا ہے اس کوجراب کہتے ہیں ، توممکن ہے ، جراب سے چمڑے کا وہ لفافہ مراد ہوجوجرموق پر پہنا جاتا ہے تومیں کہتا ہوں کہ یہ دلیل توہماری ہوگی نہ کہ تمہاری اورپھریہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ جراب پر مسح کرنے والوں کا مقصد تویہ ہے کہ صرف جراب پر مسح کرنا جائز ہے ، حالانکہ اس حدیث میں جراب اورجوتی پر مسح کا ذکر ہے یعنی جراب کے اوپر جوتی پہنے ہوئے آپ نے مسح کیا، صرف جراب پر مسح نہیں کیا۔

یہاں ایک اورخدشہ بھی ہے کہ جراب سوتی بھی ہوتی ہے اوراونی بھی، موٹی اورباریک بھی ، اوروہ بھی جس کے نیچے چمڑا لگا ہوتا ہے توجب تک کسی خاص لفظ سے پتہ نہ چلے کہ وہ جراب جس پر آنحضرت ﷺ نے مسح کیا وہ چمڑے والی نہ تھی، تب تک مقصود مجوزین ثابت نہیں ہوسکتا کیونکہ چمڑے والی جراب توموزہ ہی کے حکم میں ہے ،اگرکہا جائے کہ دوسری جراب کا بھی احتمال توہے تومیں کہتا ہوں کہ اس میں جب صراحت نہیں ہے تونفس مطمئن نہیں ہوسکتا اورحضور نے فرمایا ہے ''شک والی چیز کوترک کردو''

باقی رہاصحابہ کرام کا عمل توان سے مسح جراب ثابت ہے اورتیرہ صحابہ کرام کے نام صراحۃ سے معلوم ہیں کہ وہ جراب پر مسح کیا کرتے تھے یعنی حضرت علیؓ، ابومسعود انصاریؓ، انسؓ، اب عمرؓ، براء بن عازبؓ، حضرت بلالؓ، عبداللہ بن ابی اوفیؓ، سہل بن سعدؓ، ابوامامہؓ، عمروبن حریثؓ، عمروبن عباسؓ، اگرحدیث مرفوع کے بجائے ان کے عمل سے استدلال کیا جائے تویہ اس سے بہتر ہے ، لیکن ان کے عمل میں ایک اورشبہ پیدا ہوتا ہے ، وہ یہ کہ یہ فعل ایک ایسا کام ہے جس میں اجتہاد کودخل ہے اورجس میں اجتہاد کودخل ہو، صحابی کا وہ فعل مرفوع حکمی نہیں کہلاسکتا۔

باقی رہاقیاس کا مسئلہ کہ جب موزہ پر مسح جائز ہے توقیاسات جراب پر بھی جائز ہونا چاہیئے، کیونکہ ان دونوں میں کوئی فرق موثر نہیں ہے اس پر شبہ یہ ہے کہ اگر مسح موزہ کی کوئی علت منصوص ہوتی تواس علت کی بنا پرجراب کے مسح کواس پرقیاس کرلیا جاتا لیکن یہاں کوئی علت منصوص نہیں ہے ، ممکن ہے ہم کوئی اورعلت سمجھیں اورحقیقت میں کوئی اورہو،اگرسوال کیا جائے کہ صحابہ کی شان اس سے ارفع واعلیٰ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی مخالفت کریں توآخر کسی دلیل کی بنا پرہی صحابہ نے جراب پر مسح کیا ہوگا ۔ اگرچہ وہ ہم کو معلوم نہیں توہم بھی اسی وجہ سے مسح کرلیں گے ، اس کا جواب یہ ہے کہ اگرصحابہ سے کوئی نقلی دلیل ہے تووہ کہاں ہے ، کیسی ہے ، جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہوجائے ، ہم قرآن اورمتواتر حدیث کے مضمون کوکیوں چھوڑدیں اوراگرصحابہ کے فعل سے استدلال کیا جائے ، تواس کا جواب پہلے گذرچکا ہے کہ اس میں اجتہاد کودخل ہے اورپھریہ بھی تومعلوم نہیں کہ صحابہ کون سی جراب پر مسح کیا کرتے تھے ، جب تک ان تمام باتوں کی وضاحت نہ ہوجائے ہم کتاب اللہ کے مضمون کوکیسے چھوڑسکتے ہیں ۔ واللہ اعلم ۔